اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر

روزنامہ

# الفضل

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲ ½ روپے

یوم پنجشنبہ

۷ شعبان سنہ ۱۳۶۹ ھجری — قیمت ایک آنہ

| جلد ۳۸/۴ | ۲۵ ہجرت ۱۳۲۹ ہش | ۲۵ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۲۲ |
|---|---|---|---|



## فقیر ایپی کے متعدد گماشتے قبائلی علاقوں سے نکال دیئے گئے

پشاور ۲۴ مئی۔ مشہور قبائلی لیڈر فقیر زادہ علی محمد نے ایک بیان میں کشمیر میں جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کے ساتھ قبائلیوں کی وفاداری اور محبت میں فرق نہیں آ سکتا۔ آپ نے بتایا کہ فقیر ایپی کے متعدد گماشتوں کو قبائلی علاقوں سے نکال باہر پھینکا گیا ہے۔ دشمن کے یہ تنخواہ دار ایجنٹ پختونستان کا پراپیگنڈا کرتے تھے۔

## قیام پاکستان کے بعد سرحد میں تین سو سے زائد تعلیمی اداروں کا قیام

پشاور ۲۴ مئی۔ کل صوابی میں گورنمنٹ ہائی سکول کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ صوبے نے تعلیمی لحاظ سے قیام پاکستان کے بعد بہت زیادہ ترقی کی ہے ۳۰۰ مدارس تعلیمی کھل چکے ہیں۔ ایک یونیورسٹی قائم ہو چکی ہے۔ جس کا رسمی افتتاح ستمبر میں ہو جائے گا۔ زرعی ترقی کے سلسلے میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح مختلف علاقوں میں غیر آباد زمینوں کی کاشت شروع کی گئی ہے۔ اسی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے میاں جعفر شاہ وزیر تعلیم نے پختونستان کے ڈھونگ کی مذمت کی اور بتایا کہ خود افغانستان کے عوام اپنی حکومت کی مطلق العنانہ روش سے تنگ آ گئے ہیں۔

## یو۔پی کی حکومت پانچ ہزار مہاجرین کو واپس لینے پر رضامند ہو گئی ہے

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ حکومت ہندوستان نے اطلاع دی ہے کہ یو۔پی کی حکومت نے فی الحال پانچ ہزار مہاجرین کو واپس لینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ رضامندی اُن مہاجرین کے سلسلے میں دی گئی ہے جنہوں نے فروری میں ترک وطن کیا۔ ان مہاجرین کی یہ تعداد اس طرح بھیجی جائے گی کہ کسی طرح بھی کسی ضلع میں ۵۰۰ یا ۶۰۰ سے زائد نہ ہوں۔ جو لوگ واپسی کا کرایہ نہ دے سکیں گے۔ حکومت پاکستان ان کا کرایہ خود برداشت کرے گی۔ اس کے بعد سرحد سے ان کے گھروں تک پہنچانے کا انتظام حکومت ہندوستان کے سپرد ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کو واپس بھیجے جانے والے مہاجرین کے لئے دونوں ملکوں کے اعلیٰ احکام کی کانفرنس بہت جلد ہوگی جس میں پرمٹ دینے کے معاملہ پر غور کیا جائیگا۔ لیکن یہ پرمٹ صرف ان لوگوں کو مل سکیں گے جو فروری کے بعد بھارت سے پاکستان آئے۔

## کراچی اور لاہور کی خبریں

کراچی ۲۴ مئی۔ آج سرکاری طور پر اس امر کی توثیق ہو گئی ہے کہ پاکستان و بھارت میں کل جنگ کشمیر کے قیدیوں کا تبادلہ ہوگا۔ یہ تبادلہ اٹاری ضلع امرتسر کے مقام پر ہوگا۔

لاہور ۲۴ مئی۔ حکومت پنجاب نے اگلے ہفتے تعلیم بالغان کے سلسلے میں ایک اور ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی ۲۴ مئی۔ کراچی حکومت نے غریب اور مستحق طلبہ کیلئے پچیس پچیس روپے کے بیس ۲۰ وظائف منظور کئے ہیں ان میں سے ۶ انجنیئرنگ کالج کے طلبا کو ۶ سائنس کے طلبا کو ۶ آرٹس کے طلبا کو اور ۲ کامرس کے کالجوں کے طلبا کو دیئے جائیں گے۔

لاہور ۲۴ مئی۔ ضلع لاہور کے موٹر والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہ جون سنہ ۱۹۵۰ء میں پٹرول کے ضمنی راشن کے لئے درخواستیں ڈسٹرکٹ راشننگ افسر لاہور ۲۳ مئی سے ۳۱ مئی سنہ ۱۹۵۰ء تک وصول کرے گی۔

کراچی ۲۴ مئی۔ حکومت سندھ نے دس اور ہندوؤں کو تارکان وطن کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔

کراچی ۲۴ مئی۔ مرکزی حکومت نے دس ایسے تنظیمی ... کی منظوری دیدی ہے جو باہر جانے والے ... ان کے متعلق اس قسم کے سرٹیفکیٹ دیا کریں گے کہ یہ ... واقعی پاکستانی ہے۔

## جودھپور کا راستہ بند

کراچی ۲۴ مئی۔ حکومت نے جودھپور کے راستے سے ہندوستان آنے والے مہاجرین کو حمل و نقل کی مراعات وغیرہ بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ۲۷ ماہ رواں سے نافذ کیا جائے گا۔

## سات ارکان گرفتار

کابل ۲۴ مئی۔ کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت افغانستان کی مخالف ڈیموکریٹک پارٹی کے ۷۰ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان لوگوں میں بہت سے فوجی افسر اور کالج کے طلبا بھی ہیں۔

## بیون ڈکسن ملاقات

لنڈن ۲۴ مئی۔ آج برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے کشمیر کے لئے متعینہ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن سے ملاقات کی۔

## ویول چل بسے

لنڈن ۲۴ مئی۔ متحدہ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ویول آج لنڈن میں انتقال کر گئے پچھلے دنوں انہوں نے اپریشن کرایا تھا اور گذشتہ دو دنوں سے ان کی طبیعت بے حد نازک تھی۔

## افغانستان آتش فشاں کے دہانے پر

راولپنڈی ۲۴ مئی۔ مشہور افغان عالم حضرت مصلح الدین شاہ نے اسٹار سے ملاقات کے دوران میں یہ رائے ظاہر کی کہ افغانستان اس وقت عوامی ناراضگی کے آتش فشاں کے دہانے پر ہے جو کسی وقت بھی پھٹ کر وہاں حکمران طبقے کو تباہ کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا موجودہ حکومت کی پاکستان دشمنی کی پالیسی اور اسلام دشمن حکمت عملی اور جبری طریقوں نے عوام کو بے چین کر رکھا ہے اور موجودہ حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کا خطرہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا ملک میں اندرونی شورش اور بے اطمینانی اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گئی ہے نظم و نسق کی حالت بگڑ چکی ہے۔ ضروریات زندگی کی قیمتیں عوام کی طاقت سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ان معتبر اطلاعات سے جو حال ہی موصول ہوئی ہیں یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ظاہر شاہ کی حکومت اب خاتمے پر ہے۔ آخر میں آپ نے کہا پٹھان ہر طرح پاکستان کے وفادار ہیں۔

## پاکستان اور انڈونیشیا کے مستحکم تعلقات

سنگاپور ۲۴ مئی۔ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شامل ہونے والا پاکستانی وفد جمعہ کے روز کراچی پہنچ جائیگا۔ یہ وفد واپسی پر جکارتا اور سنگاپور بھی گیا۔ جہاں عوام نے اس کا پرجوش استقبال کیا۔ جکارتا میں بیان دیتے ہوئے وفد کے لیڈر چودھری نذیر احمد خاں نے پاکستانی عوام کے خیر سگالی کے جذبات پہنچائے اور امید کا اظہار کیا کہ جلد ہی انڈونیشیا کی وفاقی حکومت تمام حالات پر قابو پا لے گی۔ نیز آپ نے کہا کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان جلد ہی تعلقات مستحکم ہو جائیں گے۔

## دُور دُور سے

قاہرہ ۲۴ مئی۔ سوڈان کے گورنر جنرل سر رابرٹ ہاؤ اور وزیر اعظم نحاس پاشا کے درمیان کل سیلاب کا خطرہ کم کرنے اور دریائے نیل پر بند کے متعلق ملاقات ہوئی۔ (اسٹار)

لنڈن ۲۴ مئی۔ جنوبی افریقی حکومت نے برطانیہ کے خلاف جو حالیہ تجارتی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے لنڈن میں اس پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ الزام یہ ہے برطانیہ طے شدہ انتظامات کے تحت نہ آنے والی اشیاء کی قیمت بھی سونے ہی میں طلب کرتا ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۲۴ مئی۔ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ یہودی پناہ گزینوں کی جنگی لبنان اور سائپرس کے درمیان آزادانہ آمد و رفت ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ پناہ گزین یہودی حکام کو عرب دفاع کی خفیہ خبریں پہنچاتے ہیں۔ (اسٹار)

بیروت ۲۴ مئی۔ لبنانی سفیر انقرہ سید امر ابو الاحزاب نے ترکی میں ایسے اسرائیلی اقدام کی اطلاع دی ہے جو مشرق وسطیٰ کی حالت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ترکی میں اسرائیل کے سفارتی نمائندے ترکی اور اپنے ملک کے درمیان تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ امریکہ نے مشرقی منطقہ میں سوویٹ افسران کے ماتحت ۵۰ ہزار جرمن فوج کے خلاف برطانیہ اور فرانس کے احتجاج کی حمایت میں جو نوٹ ماسکو روانہ کیا ہے اس میں سوویٹ حکومت کو کہا گیا ہے کہ اگر قیام امن کے متعلق اپنے دعوے سچے ہیں تو اس اعتماد کی بحالی کے لئے اسے یہ فوج توڑ دینی چاہیئے۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

# کلرکوں کی فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے بعض دفاتر میں میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس متعدد کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ ۳۰/ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ جس کے ساتھ ۱۴/- روپیہ ماہوار گرانی الاؤنس ہوگا۔ کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں ایک سال کے بعد ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں مستقل کئے جائیں گے۔ سلسلہ کی خدمت کا موقعہ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا قرب حاصل کرنے کے خواہشمند نوجوان۔ (۱) جن کی عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال تک ہو معہ نقول اسناد اپنی درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۵۰ء تک بھجوا دیں (۲) ہر امیدوار کا مبائع احمدی ہونا لازمی ہے (۳) ہر درخواست کے ساتھ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش بھی ہونی چاہیئے۔ جس میں امیدوار کے کیرکٹر اور سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق کی تصدیق ہو اور (۴) اس امر کی بھی تصدیق ہو کہ امیدوار فلاں خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور پیدائشی احمدی ہے۔ یا فلاں سنہ سے سلسلہ میں شامل ہے (۵) درخواست کا امیدوار کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہونا ضروری ہے۔

تمام درخواستیں ۳۱ مئی تک پتہ ذیل پر پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستیں غالباً قابل توجہ نہ ہوں گی۔ اسسٹنٹ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

## درخواست دعاء

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

خاکسار عنقریب (صرف عشرہ کے اندر اندر) مشرقی افریقہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں بغرض تبلیغ اسلام روانہ ہو رہا ہے۔ یہ فریضہ جہاں اہم ہے وہاں نہایت ہی مشکل اور سوائے خدا تعالےٰ کی خاص مدد کے عاجز انسان کے لئے اس کی کما حقہٗ ادائیگی ممکن نہیں خاکسار اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے پیش نظر احباب اور بزرگان سلسلہ کی خاص دلی دعاؤں کا از حد محتاج ہے۔

میں بزرگان سلسلہ اور ان دوستوں سے جو اسلام و احمدیت کی جلد اشاعت کے پیش نظر اپنے دلوں میں بے قراری کے جذبات رکھتے ہیں خاص طور پر درخواست کرتا ہوں کہ ان چند ایام میں بالخصوص دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس عاجز کو اپنی منشاء پاک کے مطابق خدمت کی توفیق دے۔ اور اسلام و احمدیت کے قیام کے لئے سچی دیانت و کامیاب جدوجہد کی طاقت بخشے۔ میں آپ بزرگوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ اس عاجز کی اس درخواست کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا ہم سب پر نازل ہو۔ اور ہم اس کے سچے محب بن جائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء    خاکسار شیخ مبارک احمد

## ضلع لائل پور کے احباب سے

سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں مرکز نے اشاعت تفسیر کبیر کے لئے اعلان کیا تھا۔ کہ جو احباب پیشگی رقم داخل کرائیں گے۔ ان کو تفسیر کبیر رعایتی قیمت پر دی جائے گی۔ نیز مرکز نے اس مد کے لئے قرضہ کی بھی تحریک کی تھی۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے لائل پور شہر کی جماعت کی معرفت قریباً ۱۲ صد روپیہ اس مد میں دیا تھا۔ بعض احباب نے تو تفسیریں حاصل کرلیں۔ اور بعض کی رقوم بطور قرضہ مرکز کے ذمہ چلی آتی تھیں۔ جو اس سال لائل پور شہر کی جماعت کو واپس مل چکی ہیں۔ جو احباب سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں لائل پور شہر یا ضلع میں رہتے تھے۔ ان میں سے بعض کے مکمل پتے معلوم نہیں کہ وہ آجکل کہاں تشریف فرما ہیں۔ لہذا جن دوستوں نے اس زمانہ میں قرضہ دیا تھا۔ وہ مہربانی فرما کر قرضہ کی رسید اور مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا روپیہ ان کو بھجوا دیا جائے۔

خاکسار۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور

**درخواستہائے دعا**

خاکسار کی اہلیہ دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ چند دنوں سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا بڑا لڑکا عزیز محمد صدیق واقف زندگی کو بھی گاہے بگاہے بخار ہو جاتا ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ محمد یعقوب کاتب نگی

(۲) عزیز سمیع اللہ سیال طالب علم سیکنڈ ایئر ٹی۔ آئی کالج ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ درد شکم بیمار رہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب منیر اور برادرم محمد بشیر صاحب کیمبل پوری نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ شمس الدین سیال از گھٹیالیاں

# ۲۸ مئی — یوم جلسہ پیشوایانِ مذاہب

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۸ مئی بروز اتوار یوم پیشوایانِ مذاہب ہے۔ احباب اس تاریخ کو اپنے اپنے مقام پر جلسے منعقد کریں۔ اور پیشوایان مذاہب کی سیرت پر تقاریر کا انتظام فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

## ایک نیک تحریک

اکثر غیر احمدی اصحاب کی طرف سے ایسے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں وہ تحقیق حق کے لئے اخبار الفضل کے مطالعہ کی خواہش کرتے ہیں۔ چونکہ وہ خود اخبار جاری نہیں کر سکتے۔ اس لئے مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان غیر احمدی اصحاب کے نام اخبار جاری کرانے کے لئے چندہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

## مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵۰-۵-۱۶ کو سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ اب مجلس عاملہ مرکزیہ حسب ذیل عہدہ داران پر مشتمل ہے۔ نئی مجلس نے چارج لے کر کام شروع کر دیا ہے۔

نائب صدر — صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
مددگار نائب صدر و مہتمم صاحب خدمت خلق، مہتمم صاحب تعلیم — ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
معتمد و مہتمم اشاعت — مرزا بشیر احمد بیگ صاحب
نائب معتمد — سید عبدالباسط
مہتمم تربیت و اصلاح — سید جواد احمد صاحب
" وقار عمل — صاحبزادہ رفیع احمد صاحب
" اطفال — مولوی خورشید احمد صاحب شاد
" مال — سید داؤد احمد صاحب
" تبلیغ — عبدالحمید صاحب آصف
مہتمم ایثار و استقلال — پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، نائب مولوی عبدالکریم صاحب
مہتمم ذہانت و صحت جسمانی، " تجنید — صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، نائب مولوی عبدالکریم صاحب
مہتمم عمومی — چوہدری عبدالباری صاحب
" تنفیذ — راجہ بشیر احمد صاحب رازی
محاسب — چوہدری محمد صفدر صاحب، نائب محمد شفیع صاحب سلیم

خاکسار۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

مجلس مشاورت سنہ ۴۳ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ کی مکمل اطلاع ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے تاکہ موصیوں کا حساب درست رکھا جا سکے۔ مگر افسوس ہے کہ عہدہ داران اس عہد کی تعمیل نہیں کر رہے۔ جس سے موصیوں کے حساب بھی خراب ہوتے ہیں۔ اور دفتر ہذا کو بھی جماعت کے عہدہ داران کو بار بار اس کے متعلق لکھنا پڑتا ہے۔ پس ہر سیکرٹری مال کو لازم ہے۔ کہ ہر ماہ کے آخر پر ہر موصی کے چندہ کے متعلق کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیا کرے۔

## تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام ۲۵ مئی بروز جمعرات نو بجے صبح کالج ہال میں مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ

"اسلام اور دیگر مذاہب"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب کثرت سے شریک ہوں۔

(سیکرٹری مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ مئی ۱۹۵۰ء

# "خاتون فاطمہ"

## (۲)

اس وقت دنیا میں یقین کے لحاظ سے دو بڑے گروہ موجود ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو بغیر ثبوت کے ہر عجیب و غریب واقعہ کو صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو اپنی آنکھوں سے بھی ایسے واقعات کو دیکھ کر یقین نہیں کرتا اور اگر واقعی اس کے سامنے ایسا واقعہ ہو جیسا کہ کل کے اخبار میں شائع کیا گیا ہے۔ تو وہ اس کی کوئی نہ کوئی مادی توجیہہ کر لیتا ہے۔ اور اسکو مافوق الفطرت سمجھنے والوں کا مضحکہ اڑاتا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ آج ہی یہ دو گروہ پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ سے چلے آئے ہیں ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو توہم پرست سمجھا جاتا ہے۔ جو ہر سنی سنائی ایسی بات پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو کسی ایسی بات کو نہیں مانتے۔ اگرچہ ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کونسا گروہ صداقت پر ہے۔

جہاں تک ہم نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے ہمیں یہ واضح ہوا ہے۔ کہ یہ دونوں گروہ غلطی پر ہیں ور راستی پر بھی۔ یہ بظاہر عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہے درست۔ بات یہ ہے کہ دونوں گروہ اپنے اپنے پہلو میں اتنا مبالغہ کر جاتے ہیں۔ کہ دوسرے پہلو پر غور ہی نہیں کرتے۔ پہلی قسم کے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مذہب عقل میں آ ہی نہیں سکتا۔ یہ عقل سے کوئی بالا چیز ہے۔ اس لئے اس کے لئے صرف اعتقاد ہی کافی ہے۔ لیکن دوسری قسم کے لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ جو بات ان کی حیات میں نہیں آتی۔ وہ محض وہم ہے۔ اس طرح مذہب و سائنس کو متضاد سمجھ لیا گیا ہے

اسلام نے اس قدیم تنازعہ کا فیصلہ اس طرح کیا ہے۔ کہ اعتقاد محض اٹکل پچو چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کو بھی علمی اصولوں پر جانچا جا سکتا ہے۔ اس کا بھی تجربہ اور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کو جانچنے اور ناپنے کے اصول وہی نہیں ہیں جو مادی سائنس کے ماہرین نے مادی عالموں کے متعلق معلوم کئے ہیں۔ لیکن یہ اصول ایسے ضرور ہیں۔ کہ عقل ان کی جانچ پڑتال کر سکتی ہے۔ عقل کی جانچ پڑتال کے یہ معنے نہیں ہیں کہ مثلاً خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق انسان محض خیالی گھوڑے دوڑاتا رہے۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر ہم ان طریقوں پر چلیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائے ہیں۔ تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا براہ راست ثبوت مل سکتا ہے۔ اور ہم اس کو محسوس کر سکتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہم اس سے کلام کر سکتے ہیں۔ اس کی باتیں سن سکتے ہیں۔ اور اسکو اپنی باتیں سنا سکتے ہیں۔

اکثر لوگوں کو کہتے سنا گیا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں دکھا دو۔ بے شک خدا کو ہم اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح ہم عام مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ مگر اسلام کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ خدا دیکھا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو وہی طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔ جو اس کو دیکھنے کے لئے مقرر ہیں۔ ہر چیز کے حصول کے لئے ایک جداگانہ طریق کار مقرر ہے۔ اگر ہم کھانا تیار کرنا چاہتے ہیں۔ تو کھانے کے تیار کرنے کے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔ اور اگر ہم خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونا چاہتے ہیں۔ تو وہی طریق اختیار کرنے پڑیں گے۔ جو اس سے ہمکلام ہونے کیلئے اس نے بتائے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کے شروع میں ہی فرماتا ہے ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہاں متقین کے معنے یہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم کے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اس کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں ان کی ہدایت کے لئے یہ کتاب ہے۔

الغرض اسلام میں ایمان بالغیب کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کبھی محسوس ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ بیشک ابتداً وہ غیب ہی ہے۔ اور ایک متقی کو چاہیئے کہ غیب پر ایمان لے آئے۔ اور پھر ان طریقوں پر عمل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کی لقا کے لئے مقرر ہیں۔ تو یہی غیب حاضر ہو جائیگا پہلی چیز اتقا ہے۔ دوسری چیز ایمان بالغیب۔ تیسری چیز قیام صلوٰۃ اور چوتھی انفاق رزق ہے۔ پھر یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ ایمان کہ پہلے انبیاء علیہم السلام پر بھی اس نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے۔ اور سب سے آخری مگر سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ آخرت پر اس کا ایمان ہو

اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔

یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے ان تمام باتوں کو اپنے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ ساری باتیں جمع نہ ہوں۔ اس کو پا نہیں سکتے۔ لیکن جنہوں نے ان باتوں کو بہم پہنچایا انہوں نے کامیابی بھی ضرور حاصل کی ہے

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں لاکھوں انسانوں نے اسی طریق کو اختیار کیا۔ اور مفلحون میں شامل ہو گئے اگر ہم بھی ان باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ تو ہم بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہاں وہم یا توہم پرستی کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے۔ اس تاریکی اور تشکک کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے کے ایک بندے نے از سرنو ہماری توجہ اس قرآنی حقیقت کی طرف منعطف کرائی ہے۔ صرف باتوں سے نہیں بلکہ عملی نمونہ پیش کر کے اس نے نہ صرف خود اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ ومخاطبہ پایا۔ بلکہ کئی دوسرے انسانوں کو بھی اس سے فیضیاب کیا وہ خدا کا بندہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ نے صرف یہی دعوےٰ نہیں کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ بلکہ آپ نے یہ دعوےٰ بھی کیا۔ کہ میں دوسروں کو بھی اس سے ہمکلام کرا سکتا ہوں اور کئی انسان اب بھی موجود ہیں۔ جو حضور اقدس علیہ السلام کے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

"ہماری خاتون فاطمہ" کا واقعہ درست ہے۔ یا نادرست ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے لیکن ہم ان پادریوں کو جو ٹکڑیوں کی ٹکڑیاں دنیا میں لئے لئے پھرتے ہیں چیلنج کرتے ہیں۔ کہ کیا ان میں سے ایک بھی ہے۔ جس کو یہ دعوےٰ ہو کہ اس نے خود خدا تعالیٰ سے کلام کیا ہے۔ اگر یہ دعوےٰ نہیں۔ تو کیا وہ قرآن کریم کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے اصول انجیل میں سے نکال کر دکھا سکتے ہیں۔ جن پر انہیں یقین ہو۔ کہ ان پر عمل کر کے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو سکتا ہے۔

---

# گردشِ حیات

منتشر تھے خیال کے اوراق
گھس گئی تھیں حیات کی راہیں
حسن آوارہ دشت میں حیران
عشق بے چارہ بے زبان اسیر
آئینۂ دماغ گرد آلود
منتہائے نظر بھی تھا مبہم
ایک گھمبیر رات کا پردہ
مدتوں تک پڑا رہا دل پر
ہُو کا عالم تھا ہر طرف طاری
دل میں طوفاں امڈ رہا تھا اک
مضمحل تھے گراب گفتار
زندگی چیختی رہی اکثر
زندگی رینگتی رہی لیکن
وقت کی تیز چال پا نہ سکی
آخر کار سعیٔ پیہم سے
دل کے تاریک ایک گوشے میں
پھر سے روشن ہوئی نئی قندیل
روشنی پھیلتی گئی ہر سُو
مٹ گیا ظلمتوں کا نام نشاں
پھر ہوئے ولولے نئے پیدا
دل میں اٹھے نئے نئے طوفاں
پھر معطر ہوئی فضائے حیات
پھر تر و تازہ ہو گئیں کلیاں
زندگی پھر سے مسکرانے لگی

(احمد خورشید کوئٹہ)

# اسلام اور اشتراکیت

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین)

خدا پر یقین اور مذہب سے محبت دو ایسے امور ہیں۔ کہ اگر کسی مسلمان کے اندر موجود ہوں۔ تو باب اشتراکیت پر دستک نہیں دے سکتا۔ کیا عجیب وقت کی ستم ظریفی ہے۔ کہ ایک وقت کافر بھی ہمیں یہ طعنہ دیتے تھے۔ "قد علمکم نبیکم کل شئی حتی الخراءۃ" کہ اے مسلمانو! تمہارے نبی نے تمہیں ہر چیز سکھا دی یہاں تک کہ پاخانے کے آداب بھی سکھا دیئے ہیں۔ اور آج مسلمان ہیں۔ کہ اگر اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو دیکھتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ بہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے جاتے ہیں۔ کہ اشتراکیت کا اقتصادی نظام عین اسلامی اقتصادیات پر مبنی ہے۔ صرف مادی نظام کا ذرا فرق ہے۔ اور کبھی فسطائیت کو عین منشا اسلام کہا جاتا ہے۔

اسکی وجہ ساری یہ ہے۔ کہ ایک طرف خدا پر یقین نہیں۔ یہ ایمان ہی نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ہمیں جو شریعت دی ہے۔ وہ ہر پہلو سے مکمل ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت پڑھ کر ختم نبوت پر تو استدلال کرتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے۔ کہ شریعت کے مکمل ہو جانے کیا ہیں۔ اور اس کے مکمل ہونے کے کیا معنی ہیں۔ چنانچہ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ کبھی لوگ اشتراکیت کو عین اسلام کہتے ہیں۔ اور کبھی فسطائی طرز حکومت کو منشا اسلام یعنی وہی بات۔ ع

پہچانتا نہیں ہوں ابھی خضر راہ کو میں

اسلام اور اشتراکیت میں اتنا فرق ہے۔ جتنا مشرق اور مغرب میں ہے۔ دونوں میں اتنا ہی بعد ہے۔ جتنا زمین و آسمان میں ہے۔ اشتراکیو کا "روٹی" کا دلفریب نعرہ کہ ہر بنی نوع انسان کو روٹی ملنی چاہیئے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ اسلام اسکی تردید نہیں کرتا۔ بلکہ اس نے آدم کو اس خطۂ ارضی میں جس نظام کو قائم کرنے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان لک الا تجوع فیھا ولا تعری وانک لا تظمؤا فیھا ولا تضحی۔ (طہٰ) کہ تمہاری آبادی میں کوئی بھوکا رہے۔ نہ ننگا نہ پیاسا رہے۔ اور نہ کوئی دھوپ میں پڑا رہے یعنی ہر ایک کو مکان میسر ہو۔

لیکن سوال اس میں یہ ہے۔ کہ یہ ہو کیسے مارکس کمیونسٹ مینی فسٹو میں لکھتا ہے "اشتراکی اپنے خیالات اور مقاصد کو پوشیدہ رکھنے سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ان کے مقاصد صرف اسی طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ کہ موجودہ نظام معاشرت کو مسلح قوت کے ذریعہ تباہ و برباد کر دیا جائے۔ ...... ہر قسم کی ذاتی ملکیت مثلاً زمین۔ جنگلات۔ سرمایہ جاگیرداران والیانِ ریاست اور مذہبی عبادت گاہوں کی تمام جائیدادیں بلا کسی معاوضہ کے ضبط کر لی جائیں۔ اس کے علاوہ [illegible] جو کہ ماسکو کی مارکس لینن انسٹیٹیوٹ کا ڈائرکٹر ہے۔ لکھتا ہے۔ جماعتی جنگ کے ذریعہ سے اور ڈکٹیٹرشپ کی مدد سے اشتراکیت جماعتی امتیازات و تفوق کو مٹا کر ایک ایسی سوسائٹی کی تشکیل کرے گی۔ جس میں طبقاتی امتیازات کا وجود نہ ہوگا (Dialectical materialism) صفحہ ۶ - لیکن اسلام کہتا ہے

ھانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (سورہ محمدؐ)

یعنی تم لوگ ہو۔ تمہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتنا اعلیٰ اور بلند مقصد ہے۔ کہ تم خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرو۔ لیکن تم میں ایسے لوگ ہیں۔ جو ایسے نیک مقصد کے ہوتے ہوئے بھی بخل کرتے ہیں۔ اور یاد رکھو۔ کہ تمہارا بخل تمہارے ہی خلاف پڑے گا۔ تمہارے مال دینے سے کوئی خدا کے خزانے پر کرنا مقصد نہیں۔ بلکہ تمہاری غربت۔ تمہارے فقیروں کی اصلاح کرنا مقصود ہے۔ (انتم الفقراء) اور اگر ایسا نہیں کرو گے۔ اس اصول کو خیرباد کہو گے۔ تو یاد رکھو۔ تم قومی لحاظ سے کبھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ تمہاری قومی زندگی ختم ہو جائیگی۔ ایسی قوم جو باہمی تعاون اور نظم سے اپنے غرباء کی حالت کو ٹھیک نہ کرے۔ وہ دنیا میں باقی نہیں رہ سکتی۔

دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ جس قوم نے اپنی قومی اقتصادیات کا توازن قائم نہیں رکھا جس نے اپنے غرباء کی خبرگیری نہیں کی۔ پھر صفحہ ہستی پر وہ قوم باقی نہیں رہی۔ پس دونوں کے طریق کار میں فرق ہے۔ اشتراکیت ڈنڈے سے یہ مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اسلام وعظ و نصیحت سے۔ اسلام خدا کے نام پر یہ چندہ وصول کرنا چاہتا ہے۔ دلوں میں رحمت کے جذبات پیدا کر کے۔ اور اشتراکیت طاقت کے بل بوتے پر۔ ایک اشتراکی کہتا ہے۔ "بعض لوگ جو عدم تشدد کا عقیدہ رکھنے کے مدعی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ شخصی ملکیت کو ان کے مالکوں کی مرضی کے خلاف قومی ملکیت بنانے کی کوشش کرنا جبر ہے اس لئے یہ عدم تشدد کے خلاف ہے۔ اس وقت تک عوام کی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ جب تک ان کو نہ اڑا دیا جائے۔ اس پر ایک مراز میندار کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ جناب آپ کی تو بہت زمین ہے۔ اور میری آپ سے اتنی تھوڑی ہے۔ آئیے اسٹامپ منگوا لیتے ہیں۔ آدھی زمین اپنی میں چھوڑتا ہوں۔ اور آدھی آپ چھوڑ دیں۔ یہ تو غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ بس پھر کیا تھا۔ مقرر صاحب لگے بغلیں جھانکنے۔ انہیں مزدوروں کے ہمدرد کے متعلق پچھلے دنوں اخبار میں ایک ایڈیٹوریل بھی نکلا تھا۔ کہ وہ جگہ بجگہ مزارعوں کے غم میں تقریریں فرما رہے ہیں۔ لیکن اس کے اپنے مزارعوں کی یہ حالت ہے۔ مجھے ضلع گورداسپور کے مشہور کمیونسٹ ورکر نے بتایا تھا۔ تقسیم ملک سے پہلے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ان کے ہاں ٹھہرے تھے۔ اور اس قسم کی دعوتوں کا انہوں نے تذکرہ کیا تھا جس قسم کی دعوتیں چرچل کی ہوتی تھیں۔ جب وہ روس گیا تھا۔ تو ان کی بالکل وہی بات ہے۔ کہ سوگز وارسل گز نہ بھاڑو لیکن اسلامی تعلیم کے متعلق دیکھ لیجئے۔ یہ آیات جن لوگوں کے سامنے تھیں۔ ایک موقعہ پر مدینہ میں قحط ہو گیا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے غلہ کا ایک بہت بڑا قافلہ آیا۔ حضرت عائشہ کو پتہ چلا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی جنت میں رینگتے ہوئے داخل ہوگا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے بھی کہیں سے سن پایا۔ آپ حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس بات کی تصدیق چاہی۔ پھر عرض کی۔ آپ گواہ رہیں۔ میں یہ سب خدا کی راہ میں مسلمان حاجتمندوں کو دیتا ہوں۔ اللہ۔ اللہ کتنا اعلیٰ نمونہ ہے۔ کتنا بلند کردار ہے۔

آپ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مذہبی آدمی کو لے لیجئے ایک خدا ترس سڑک سے گزرتا ہے۔ ایک غریب کو دیکھ کر ایک سائل دیکھ کر رو پڑتا ہے۔ جو توفیق ہے۔ اسے دے دیتا ہے۔ اور استغفار کرتا ہوا دعائیں کرتا ہوا آگے گزر جاتا ہے۔ لیکن یہی واقعہ ایک کمیونسٹ سے پیش آتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ کم بخت ذلیل کیوں نہیں حکومت کا یہ تختہ الٹ دیتا۔ بھلا میں اسے کیا دے سکتا ہوں۔ میں نے رات کو سینما نہیں دیکھنا۔ اور میرے دینے سے کیا ملک کی غربت دور ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک مسلم کو حکم ہے۔ کہ اگر تم غنی ہو۔ یہ یاد رکھنا۔ کہ ایک پورے طبقے یا پوری قوم کے عقائد بدلے جا سکیں گے۔ یا اپنے طریقوں کو عقلی دلائل سے قائل کرنے یا اس کے جذبہ انصاف کو ابھارنے سے باہمی مخالفت دور ہو جائے گی۔ اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔

اس کے مقابل میں اسلام کہتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جہنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ (توبہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے محمد رسول اللہ جو شخص سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو جہنم کی خوشخبری دے دو۔ قیامت کے دن انہی سکوں سے انہیں داغ دیا جائیگا۔ کہ تمہاری قوم انگاروں پر لیٹ رہی تھی۔ اور تم تجوریوں کو تالے لگائے ہوئے تھے۔ آج ظاہری آگ جلا کر ان کو داغ دیئے جائیں گے۔ کہ لو جب ضرورت تھی۔ تم نے ان کو خرچ نہیں کیا۔ آج اس کا مصرف ہمارے ہاں یہی ہے۔ فرمایا "ھذا ما کنزتم لانفسکم" کہ تم نے صرف اپنے فوائد کے لئے ان کو بنکوں میں جمع کر رکھا تھا۔ اب اس کا انجام ذرا دیکھ لو۔ اور دیکھ لیجئے کبھی یہ جہنم یہاں بھی بھڑکا دی جاتی ہے۔

پس اسلام کہتا ہے۔ کہ اے مسلم خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی جب ضرورت ہو۔ تو اپنے مال بند مت کر۔ پس اشتراکیت غریب کو روٹی کھلانے کے لئے اس کو آمادۂ تشدد کرتی ہے۔ اسکو جبر کی تعلیم دیتی ہے۔ اسلام مسلمانوں کے جذبۂ ایمان کو ابھارتا ہے۔ اب دونوں کا نتیجہ دیکھ لیجئے۔

ایک کمیونسٹ دھواں دھار تقریر کرتا ہے۔ کہ مزارعوں کی حالت کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ مزدوروں کی حالت کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ جب تک سوشلزم دنیا میں رائج نہ ہو۔ لیکن وہ خود لاکھ پتی ہے۔ کئی گاؤں کا مالک ہے۔ اس کے مزارع بھی ہیں۔ اور ویسے ہی بھوکے ننگے جیسے دوسروں کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک سرمایہ دار کمیونسٹ لیڈر کا واقعہ ہے۔ کہ ایک جگہ انہوں نے مخصوص انداز میں دھواں دھار تقریر کی۔ کہ جاگیرداری اور زمینداری نے عوام کو اس قدر مفلوک الحال کر دیا ہے۔

اور تم نے دیا تو کیا مزہ تو یہ ہے۔ کہ افلاس کی حالت میں بھی خدا کے لئے دو۔ جب تمہیں بھی ضرورت ہو۔ اس وقت خدا کے لئے کسی محتاج کو دو۔ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ "ای الصدقۃ اعظم اجرا" قال ان تصدق وانت صحیح تخشی الفقر وتامل البقاء

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

# آسمانی قرناء کی آواز!

(مندرجہ ذیل مضمون بصورت ٹریکٹ صیغہ مقامی تبلیغ ربوہ نے شائع کیا ہے)

اے سننے والو۔ آسمان کی آواز تم کو کس طرف بلاتی ہے؟ ماں اپنے بچہ کو نہیں بھلا سکتی تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کس طرح بھلا سکتا ہے۔ تمہاری مرلیاں اور تمہاری نفیریاں اور تمہارے سنکھ بہت کچھ شور کر چکے۔ اب اپنے لب بند کرو کہ تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں کچھ کہہ رہا ہے۔

مبارک ہاں مبارک اے زمین کے باشندو کہ آسمان کے دروازے تمہارے لئے کھولے گئے ہیں۔ مبارک ہاں مبارک اے تاریکی میں بسنے والو کہ روحانیت کا سورج اُفق مشرق سے طلوع ہو رہا ہے۔ وہی امید کا پیغام جو تیرہ سو سال پہلے دیا گیا تھا۔ آج پھر اس کی منادی کی جا رہی ہے۔ وہی توحید کی تعلیم جو اس وقت دی گئی تھی۔ آج پھر اسی کا درس دیا جا رہا ہے۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والو! کیا تم اپنے محبوب کی آواز کو نہیں پہچانتے؟ سنو! وہ حسینوں کا حسین تم کو کہہ رہا ہے۔ جو میرے نام پر آتا ہے اس کی سنو اور اس کو میرا اسلام پہنچا دو۔ اگر تم کو برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی اُس کے پاس جانا پڑے تو بھی اس کے پاس پہنچو۔ مگر آہ تم نے غور نہیں کیا۔ تم نے اس کی آواز جو اپنے نام پر نہیں بلکہ اپنے آقا کے نام پر پکارتا تھا۔ نہیں سنی۔ وہ شہروں میں پکارنے والا جنگل میں پکارنے والا ثابت ہوا تاکہ گذشتہ نبیوں کا نوشتہ پورا ہو کہ "جنگل میں پکارنے والے کی آواز کو سنو" کیا تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ تم ہر عیب سے پاک ہو یا تم یہ سمجھتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح تمہاری مصیبت کے وقت تمہارے لئے بیکل نہ ہو گی آہ! شاید یہ دونوں ہی باتیں تم کو اس آواز کے سننے سے روک رہی ہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر بلند کی جا رہی ہے۔ مگر کیا تم اللہ تعالیٰ کی نسبت خیال سے اپنے متعلق حد سے زیادہ نیک ظنی اور ثانی الذکر سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حد سے زیادہ بدظنی نہیں کر رہے؟ یاد رکھو تاریخ کے اوراق اس پر شاہد ہیں کہ آج تک کوئی آسمانی قوم بغیر خدا تعالیٰ کی آواز کے زندہ نہیں کی گئی۔ کس نے ہندوں کو جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے حامل تھے اُٹھایا۔ کرشن، رام چندر اور بدھ نے یا کسی زمینی لیڈر نے؟ کس نے یہود کو بیدار کیا۔ داؤد، الیاس، دانی ایل اور مسیح نے یا کسی خود ساختہ لیڈر نے؟

پس یہ مت خیال کرو کہ آسمانی قرنا کے بغیر کوئی زمینی آواز مسلمانوں کو بیدار کر سکتی ہے۔ آسمان سے آنے والی رُوحیں آسمان ہی کی آواز کو سنتی ہیں۔ .........

پس ہوشیار ہو اور غفلت کو چھوڑ دو اور اس آواز کو جو اس وقت کے لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور اسلام کی تعلیم کو زندہ کرنے اور دنیا میں اس کو غالب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمان سے بلند کی ہے سنو اور قبول کرو۔

یاد رکھو کہ حق کے قبول کرنے میں ہر ساعت کی دیر ترقی اور کامیابی کے وقت کو پیچھے ڈال رہی ہے اور دشمنان اسلام کو تضحیک اور اہانت اسلام کا موقع دے رہی ہے۔ آسمان پر سے خدا تم تم کو بلا رہا ہے اور زمین پر تمہارے دل گواہی دے رہے ہیں۔ کہ حقیقی اسلام اب تمہارے دل میں نہیں ہے اور اس کے پیدا کرنے کے لئے کسی بیرونی امداد کے تم محتاج ہو۔ پھر کیوں خدا تعالیٰ کی آواز کو تم نہیں سنتے۔ کیوں اپنے دلوں کی حالت کو نہیں دیکھتے۔ کیا زمین پر تمہارے اپنے دلوں کی شہادت اور آسمان پر خدا تعالیٰ کے فیصلے کی شہادت سے بڑھ کر بھی اور کوئی شہادت ہو سکتی ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والے وہ نصرت پا سکتے ہیں۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ نے پائی۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ایک مفتری کی جماعت کو اسلام کی خدمت کا وہی جوش عطا ہو سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نصیب ہوا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اشاعت اسلام کے کام میں ایک کذاب کا ساتھ دینے والے ویسی ہی کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حاصل ہوئی ...... اگر نہیں تو بزدلی کو چھوڑ دو، غفلت کو چھوڑ دو اور اسلام اور بانی اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے سچے بہادروں کی طرح جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور دیر نہ کرو کہ ایک ایک منٹ کی دیر اس وقت خطرناک ہے یاد رکھو کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی آواز اپنے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بلند ہوتی ہے اور وہ خود سے نہیں بولے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے انہیں بلایا تھا۔ پس خدا کی آواز سنو تا تمہاری قربانیاں سُنی جائیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر بولنے والے کی سنو تا تمہارے ناموں کی عزت قائم کی جائے

از تحریرات حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

# مولوی عبداللہ صاحب معمار امرتسری کی وفات

## اور اہلحدیثوں کا ان سے سلوک

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مولوی عبداللہ صاحب معمار امرتسری ۲۶ اپریل کو فوت ہو گئے ہیں۔ آپ نے عمر بھر سلسلہ احمدیہ کی بھرپور مخالفت کی ہے ۴۷ء کے انقلاب کے بعد آپ چنیوٹ میں احمدیت کی مخالفت پر مقرر کئے گئے۔ اخبار آزاد میں لکھا ہے کہ:-

"چنیوٹ کی جماعت (اہلحدیث) نے تبلیغ اسلام کے لئے ایک انجمن قائم کی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہی ہے۔ کہ لوگوں کو مرزائی عقائد سے متاثر ہونے سے بچایا جاوے۔ اس کام کے لئے اس نے اچھے اچھے اصحاب علم کا انتخاب کیا ہے۔ جس میں عبداللہ معمار بھی تھے"

مجھے یاد ہے۔ کہ گذشتہ دنوں جب چنیوٹ میں ایک پرائیویٹ مناظرہ ہو رہا تھا اور احمدی مناظر نے حدیث مجدد پیش کر کے چیلنج کیا۔ کہ بتاؤ کہ اس صدی کا مجدد کون ہے۔ تو مولوی عبداللہ صاحب معمار نے لاجواب ہوتے ہوئے کہہ دیا تھا۔ کہ اس صدی کا مجدد میں ہوں۔ وہ ایسے "دفعہ پر مذہبی امور میں سنجیدگی سے الگ ہو جاتے تھے۔ آج جب کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کتنے اہلحدیث ان کو اس صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ اخبار آزاد کو اعتراف ہے کہ اہلحدیثوں نے مولوی عبداللہ صاحب معمار کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"مولانا مخلص اہلحدیث تھے۔ لیکن جماعت نے ان کی طرف کبھی خاص توجہ نہیں کی۔ ہماری جماعت میں یہ کوتاہی ہمیشہ سے محسوس ہو رہی ہے۔ کہ اس نے کبھی بھی کسی صاحب علم اور صاحبِ ذوق کی حوصلہ افزائی نہیں کی"

(۱۶ مئی ۵۰ء)

معلوم نہیں کہ یہ جماعتِ اہلحدیث کا قصور ہے یا اس جماعت کے اصحاب علم اور اصحابِ ذوق کی کوشش کی کمی ہے۔ بہرحال یہ مسلّم ہے کہ مولوی عبداللہ صاحب معمار کی اہلحدیثوں نے کچھ قدر نہ کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ احمدیت کی مخالفت کے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں۔؟

# لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہر تین ماہ کے بعد ایک سیپارہ قرآن کریم با ترجمہ اور کسی ایک کتاب کا امتحان ہوا کرے گا۔

اس سلسلہ کا پہلا امتحان ۲۳ جولائی ۵۰ء کے آخر میں ہو گا۔ کتاب "دلائل ہستی باری تعالیٰ" اور "احمدی غیر احمدی میں فرق" مقرر کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی پہلے سیپارہ مع ترجمہ کا امتحان بھی ہو گا براہ مہربانی اپنی لجنہ میں اس تحریک کو پیش کریں اور کوشش کر کے امتحان دینے والی بہنوں کی فہرستیں بھجوائیں۔ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوا سکتی ہیں (سیکرٹری تعلیم و تربیت)

# حضرت مولانا نیر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا

## ایمان افروز واقعہ!

الفضل میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کے حالات پڑھے۔ تو حضرت مولانا نیر صاحبؓ کی زندگی کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ جو غالباً ہمارے لٹریچر میں ابھی تک نہیں آیا۔ اور اس قابل ہے کہ تاریخ احمدیت کے اوراق میں وہ محفوظ رہے۔

غالباً دسمبر ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ لاہور میں ہوا۔ ہمارا جلسہ سالانہ جس شان سے قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ وہ احباب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور یہ کبھی تصور میں بھی نہ آیا تھا کہ ایک دن شمع احمدیت کے پروانوں کو یہ محبوب مرکز چھوڑنا پڑے گا۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے نتیجہ میں گھر بار اُجڑ گئے۔ لاکھوں انسان لقمۂ اجل ہو گئے۔ لٹے پٹے قافلے مختلف سمتوں کو روانہ ہوئے۔ دلدوز چیخوں اور آہوں سے فضائے آسمانی بھر گئی۔ انسانی خون کی ایسی ارزانی ہوئی۔ کہ دنیا کی تاریخ اس کا مثال پیش نہیں کر سکتی۔ لامحالہ ہماری جماعت بھی اس انقلاب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے۔ وہ ایک تنظیم ہے۔ وہ اپنے محبوب کے گرد انہی تاریخوں میں ایک دوسرے مقام میں اکٹھی ہوئی۔ جن تاریخوں میں وہ قادیان میں اکٹھی ہوا کرتی تھی۔ اخبار میں اس جلسہ کا اعلان بھی دیر سے ہوا تھا۔ یہ بھی اعلان ہوا تھا کہ عورتیں اور بچے ساتھ نہ لائے جائیں۔ اپنی بے کسی اور بے بسی کا اعلان بھی کر دیا تھا۔

تاہم پٹیالہ گراؤنڈ میں رتن باغ کے سامنے جوق در جوق جماعت کے شیدائی اکٹھے ہوئے تھے۔ ہمارا یہ اجلاس ہماری محبوب بستی قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ یہ اجلاس اس سرزمین میں ہوا کرتا تھا۔ جہاں خدا کے مقدس فرشتے نازل ہوا کرتے تھے۔ جہاں خدا کا برگزیدہ مسیح اسلام کی سرفرازی کے لئے خدا کے حضور سربسجود رہتا تھا۔ جہاں شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے ہر سال مزار مقدس پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ جہاں شعائر اللہ تھے۔ اور آج ایک دوسرے ماحول میں یہ جلسہ ہو رہا تھا۔ دل غمگین تھے۔ اس تبدیلی سے متاثر تھے۔ ہر احمدی کے دل میں یہی خیالات موجزن تھے۔ جلسہ گاہ کی سٹیج پر جانے کے لئے بانسوں کو باندھ کر راستہ بنایا گیا تھا۔ میں جلسہ گاہ کے گیٹ پر کھڑا تھا۔ کہ حضرت مولانا نیر صاحبؓ مرحوم سبز عمامہ پہنے ملبوس عمامہ زیب تن فرمائے خراماں خراماں تشریف لاتے ہیں۔ آپ کے نورانی چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چہرہ غمگین تھا۔ قدم بہت آہستہ آہستہ اٹھ رہے تھے۔ گیٹ سے گزرے ذرا آگے بڑھے تھے۔ رُخ جو بانس بندھا ہوا تھا۔ اس پر پیشانی کو رکھ دیا۔ چہرہ کو بازو سے ڈھانپ لیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ پڑے۔ آپ بچوں کی طرح رو رہے تھے۔ میں اس نظارہ کی تاب نہ لاسکا۔ دل نے یہی کہا۔ کہ مولانا صاحبؓ اس نظارہ کی تاب نہیں لا سکے۔ کہ ہمارا یہ اجتماع قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ انہوں نے اسی اجتماع میں ذُخ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کو بھی دیکھا تھا۔ انہوں نے زندگی کے کئی ادوار وہاں گزارے تھے۔ بوڑھے ہو گئے تھے۔ قویٰ مضمحل ہو چکے تھے۔ کہاں وہ نظارہ جب کہ اجتماع قادیان میں ہوا کرتے تھے ہمارا پیارا امام .............

....... ماننا دن کے بحر ذخار میں تشریف لاتے۔ امام الوقت کی تشریف آوری کے ساتھ دلوں کی حرکت میں اضطراب شروع ہوتا۔ زائرین بٹالہ سے جب گاڑی میں سوار ہوتے۔ تو آنکھیں منارۃ المسیح کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتیں۔ جونہی منارۃ المسیح نظر آتا۔ ساری گاڑی پکار اُٹھتی وہ دیکھو منارہ اور ہاتھ خود بخود دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھ جاتے۔ اور جب گاڑی نہر کے پل پر سے گزرتی۔ آریہ سکول کے پرے سے قادیان نظر آنا شروع ہوتا۔ اور احباب فرط محبت سے نعرے لگانے شروع کر دیتے۔ قادیان کی ایک ایک گلی ایک ایک سڑک ہجوم خلق سے اَٹ جاتی۔ اور آج مولانا نیرؓ کی آنکھوں کے سامنے لاہور کے جلسہ گاہ میں داخل ہوتے وقت وہ نظارہ آگیا۔ مولانا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے مجھے یہ نظارا دیکھ کر یارائے ضبط نہ رہا۔ آنسوؤں کو روک نہ سکا۔ مولاناؓ کی محبت و عشق پر رشک آنے لگا۔ مولاناؓ کی آتش عشق جب ان آنسوؤں سے کچھ ٹھنڈی ہوئی۔ رومال سے آنسو پونچھے۔ اور آہستہ آہستہ زبان سے کچھ ورد فرماتے ہوئے سٹیج پر تشریف لے گئے۔ میں دور ہو رہا تھا۔ اور آپ آہستہ آہستہ دعائیں فرما رہے تھے۔ اس لئے کچھ سن نہ سکا۔

قادیان سے محبت ہمارا جزو ایمان ہے۔ ہم کسی زمین کے پرستار نہیں ہیں لیکن اس مرکز احمدیت کو نہیں بھول سکتے جسے خدا نے مرکز اسلام قرار دے دیا ہے۔ جہاں خدا کے نشان ظاہر ہوئے ہاں! ہاں!! جہاں اسلام کی آبیاری کے لئے اس نے ایک مرد مجاہد کو پکارا تھا۔ جب تک ہم قادیان کو واپس نہیں لیتا۔ ہم نہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔ اور نہ دنیا کے سامنے۔ باقی رہا معترض تو اس کو میں یہی عرض کروں گا کہ سیقول السفہاء کا رکوع تلاوت فرما لیجئے۔ اور پھر اسی جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر میں فرمایا تھا کہ قادیان کی خاطر رونے سے کیا حاصل اور فرمایا تھا کہ میں نے تو عہد کیا ہوا ہے کہ قادیان کے غم میں آنسو اُس وقت نکلیں گے۔ جب ساتھ ہی اس کی حصول کی خوشی میں آنسو جاری ہوں گے۔ اور ایک لطیف تقریر فرمائی تھی جس میں قادیان کی روانگی کے وقت اپنی ایک صاحبزادی کا واقعہ سنایا تھا۔ کہ وہ مجھے اس طرح ملنے آئی۔ اور میں نے یوں کہا۔ ہمارے بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ حضرت حافظ ابراہیم صاحبؓ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ حضرت مولانا نیر صاحبؓ قادیان کی خاطر دعائیں کرتے کرتے اپنے مولا کے حضور جا پہنچے ہیں۔ یوں تو موت کا ایک وقت معین ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ بزرگ قادیان کی جدائی کے صدمہ کو برداشت نہ کر سکے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا سے دعائیں بھی کریں۔ اور اسباب و ذرائع جو خدا نے ہمارے لئے میسر کئے ہیں۔ ان سے بھی کام لیں ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ ہر وقت کرتے رہنا چاہیئے۔ ہم نے .................. جو عہد کیا ہے۔ اور اپنے بہن بھائیوں اور اولاد کو یہ یاد کراتے رہیں۔ کہ قادیان ہمارا ہے۔ اس کا حصول ایک مقدس فرض ہے۔ اور اس مقدس فرض کو ادا کئے بغیر ہم عشق کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہم کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کا عشق و محبت جو انہیں اسلام اور احمدیت سے تھا۔ ہمیں عطا فرمائے۔ اور توفیق عطا فرمائے کہ قادیان کے حصول کے لئے جو قربانیاں ہمارے لئے مقدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کی توفیق کے بغیر یہ ناممکن ہے۔ خدائے قدوس وہ دن جلد لائے جب پھر شمع احمدیت کے پروانے وہ نظارے دیکھ سکیں۔ جن نظاروں کو یاد کر کے حضرت نیر صاحب رو دیئے تھے۔ قادیان کی گلیاں پھر خدا کے حمد کے ترانوں سے گونج اٹھیں۔

این دعا از من و از جملہ جہاں
آمین باد

اخیر میں یہ شعر عرض کر کے اپنے قارئین سے رخصت چاہتا ہوں۔

؎ قادیاں ہم عمر قیدی ہیں تیرے
دھوپ میں اپنی لٹے یا چھاؤں میں
ہتھکڑی تیری کشش کی ہاتھ میں
اور زنجیر محبت پاؤں میں

(خاکسار غلام باری سیف)

## بقیہ صفحہ ۴

کہ افضل صدقہ وہ ہے۔ جب خود ضرورت ہو اس مال کی۔ اور تمہیں اپنے فقیر ہونے کا اندیشہ ہو۔ تو اُسی وقت خرچ کرے۔ اسی مفہوم کی اور بھی احادیث ہیں۔

پس اسلام غربت کو دور کرتا ہے۔ وعظ و نصیحت کے ذریعہ سے انسان کو یہ بتلاتے ہوئے کہ اس سے تمہاری عاقبت اُخروی زندگی سدھر جائے گی۔ مال جمع نہ کرو خدا کے راہ میں خرچ کرو۔ طلب زر اور نفع پرستی کو اسلام مقصد نہیں بننے دیتا۔ اس کے لئے کچھ ایمانی ضابطے اور کچھ سیاسی ضابطے مقرر فرمائے۔

اسلام غربا کا حامی۔ بیواؤں کا خبر گیر۔ یتیموں کا ملجا و ماویٰ ہے۔ اور اس طریق سے اُن کی مدد کرتا ہے کہ غربا کے دلوں میں امیروں کی محبت پیدا ہو۔ لیکن اشتراکیت جس طریق سے یہ غرض حاصل کرتی ہے۔ اس طریق سے باہمی دلوں میں محبت کی بجائے کدورت کی آگ جلتی ہے۔ دونوں طبقوں میں محبت کی بجائے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ لینن کہتا ہے ہم نے سوویٹ روس میں ریاست کی مشین سرمایہ داروں کے ہاتھ سے چھین لی ہے اور اب اس مشین یا ڈنڈے کے زور سے ہم لوٹ کھسوٹ ختم کر دیں گے؟

اب بتایئے اگر مقصد ایک ہی ہے۔ نتیجہ ایک ہی ہے۔ لیکن ایک تشدد سے۔ نفرت اور قتال سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا محبت سے اور تقویٰ سے۔ جس کے نتیجہ میں دینے والا اپنے لئے اگلے جہان کے لئے زاد راہ اکٹھا کرتا ہے۔ تو کونسا طریق اختیار کرنے والا ہے۔

فای الفریقین احق بالامن
ان کنتم تعلمون (باقی)

تمام تکلیف زدوں کیلئے احباب دعا فرمائیں

# نقشہ بیعت ماہ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء

(۲)

| سکونت | تعداد بیعت | سکونت | تعداد بیعت | سکونت | تعداد بیعت |
|---|---|---|---|---|---|
| ضلع جھنگ | | ریاست بہاولپور | | سونتلہ | ۱ |
| گگی نو | ۱ | چک نمبر ۱۷۲/ | ۱ | | ۵ |
| ربوہ | ۳ | بہاول نگر | ۱ | متفرق | |
| چنیوٹ | ۱ | | ۲ | لاہور | ۵ |
| | ۵ | سندھ | | آزاد کشمیر | ۱ |
| ضلع ملتان | | سکھر | ۱ | مانسر کیمپ ضلع کیمبلپور | ۱۲ |
| میلسی | ۱ | نوکوٹ | ۱ | کوٹ ہیبت | |
| ملتان | ۱ | نور نگر | ۱ | ضلع ڈیرہ غازیخاں | ۱ |
| لودھراں | ۱ | کھپرا نزد باندی | ۱ | کوئٹہ بلوچستان | ۳ |
| باگر نزد دیوان سنگھ | ۱ | جمال پور ریاست خیرپور | ۷ | اوکاڑہ ضلع منٹگمری | ۲ |
| | ۴ | گوٹھ سردار محمد نواب شاہ | ۱ | گوجرانوالہ | ۱ |
| ضلع راولپنڈی | | | ۱۲ | | ۲۵ |
| | | مشرقی پاکستان | | غیر ممالک | |
| واہ کیمپ | ۳ | پنارخی ضلع ڈھاکہ | ۱ | شام | ۵ |
| راولپنڈی | ۳ | چار پوشی 〃 | ۲ | نائیجیریا افریقہ | ۱ |
| | ۶ | تتنے ضلع میمن سنگھ | ۱ | گولڈ کوسٹ 〃 | ۵ |
| | | | | ٹانگانیکا 〃 | ۱ |
| | | | | سیلون | ۲ |
| | | | | بورنیو | ۴ |
| | | | | انڈونیشیا | ۱۶ |
| | | | | | ۳۴ |

**درخواست دعا:۔** میرے خالہ زاد بھائی فضل دین صاحب ٹھیکیدار چوہڑکانہ کافی دنوں سے بوجہ بخار اور دیگر عوارض سخت بیمار ہیں۔ احباب قدرے افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (سردار محمد لاہور)

## مجلس خدام الاحمدیہ ——— خدمتِ خلق

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کا پروگرام بیان فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ نوجوانوں میں خدمت خلق کی عادت پیدا کی جائے مقامی طور پر ایسے کام نکالے جائیں۔ جن سے خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ جماعتیں اس کے متعلق تجاویز بھجوائیں۔ کہ کس کس قسم کے کام ہونے چاہئیں۔ پھر ان مختلف تجاویز کی روشنی میں پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

اس کے متعلق اس سے قبل بذریعہ خطوط جملہ مجالس کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ ایسی تجاویز بھجوائیں۔ ابھی تک کسی ایک مجلس کی طرف سے بھی اس کے متعلق کوئی تجویز نہیں آئی۔ اب پھر بذریعہ الفضل مجالس کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ وہ ایسی تجاویز بھجوائیں۔ جن سے خدام میں خدمت خلق کی عادت پیدا کی جا سکے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ مجالس کے قائدین اس کے لئے ایک اجلاس منعقد کر کے خدام کے سامنے یہ معاملہ رکھیں۔ اور ان کے مشورہ سے تجاویز مرتب کر کے جلد تر بھجوائیں۔

خدام کے علاوہ بزرگوں سے بھی مجلس مرکزیہ درخواست کرتی ہے۔ اور وہ بھی اپنے تجربات سے مجلس کی راہنمائی فرمائیں۔ اور خدمت خلق کا پروگرام مرتب کرنے میں مجلس مرکزیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں:۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## اخراج از جماعت و مقاطعہ

ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر حال ملازم ڈی۔ بی پرائمری سکول کھاریاں ضلع گجرات کے خلاف مبلغ ۵۰ روپے کی ڈگری بحق نظارت بیت المال مورخہ $\frac{۱۰}{۳۷}$ ۵ قضاء سے صادر ہوئی تھی ملزم صاحب موصوف نے مبلغ ۱۴/۔ روپے باوجود مطالبات کے اب تک ادا نہ کئے اور قضاء کے فیصلہ کی تعمیل نہ کی۔ لہٰذا انہیں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (نائب ناظر امور عامہ)

## ننکانہ صاحب میں تبلیغ احمدیت

تین ماہ میں تقریباً آٹھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور دو صد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔

ماہ فروری میں حسب ذیل دوستوں نے زبانی تبلیغ میں حصہ لیا

(۱) مولوی محمد شفیع صاحب مقامی امیر (۲) مولوی غلام رسول صاحب (۳) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب (۴) ماسٹر غلام محمد صاحب (۵) ملک مہر الدین صاحب (۶) ڈاکٹر شاہ محمد صاحب (۷) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب (۸) اللہ داد صاحب (۹) میاں مولا بخش صاحب (۱۰) محمد علی صاحب سکرٹری تبلیغ

فروری کے آخری ہفتہ میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حسب ذیل دوستوں نے تقاریر کیں۔ ڈاکٹر محمد صحی صاحب صدر جلسہ۔ محمد علی صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت پر تقریر کی۔ چوہدری عبد الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

**کارگذاری ماہ مارچ:۔** دار برٹن کے ایک رئیس زمیندار اور ایک انگریزی دان کو تبلیغ کی گئی۔ $\frac{۳}{۵}$ ۹ بعد نماز عشاء غیر احمدیوں کی طرف سے ختم نبوت پر منڈی ننکانہ صاحب جلسہ ہوا۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب باوجود مخالفت کے ان کی تقریر کے نوٹ لیتے رہے۔ $\frac{۳}{۵}$ ۱۰ بعد نماز صبح ڈاکٹر صاحب نے احمدیہ مسجد میں رپورٹ سنائی بعد ازاں امیر صاحب نے باری باری ان سب اعتراضوں کے جواب دیئے۔ دار برٹن میں ایک اہل حدیث دوکاندار کو تبلیغ کی گئی۔ امیر صاحب نے شیخوپورہ سے ننکانہ صاحب کے گاڑی میں تبلیغ کی۔ $\frac{۳}{۵}$ ۲۶ کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ چھ گروپ تیار کئے گئے۔ چار باہر کے لئے اور ۲ شہری طبقہ کے لئے۔ احمدی مولویوں نے شہر سے جا کر مخالفت کی سرحدوں کے علاوہ مستورات نے دو گروپ بنا کر نہایت شان سے یوم التبلیغ منایا۔ اس دن چھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

**کارگذاری ماہ اپریل:۔** دو صد ٹریکٹ چند دوستوں کے ذریعہ تقسیم کئے گئے روزانہ بعد نماز مغرب مناسب حالات کے ماتحت امیر صاحب تقریر فرماتے ہیں جس سے ...لوں کو فائدہ پہنچتا ہے $\frac{۴}{۵}$ ۳۰ کو مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب میں زیر صدارت ڈاکٹر محمد صحی صاحب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر خیر الدین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر سید محمد حسین شاہ نے ذکر حبیب پر اور محمد علی صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تصوفات مسیح پر تقاریر کیں:۔

## مولانا مودودی کی نظربندی کے خلاف اپیل مسترد کر دی گئی

لاہور ۲۴ مئی۔ آج فیڈرل کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ مشتمل بر آنریبل جسٹس سر عبدالرحمن مسٹر جسٹس محمد اکرام اینڈ مسٹر جسٹس شریف نے مولانا مودودی کی نظربندی کے خلاف دائر کردہ کارپس کی درخواست کا فیصلہ سناتے ہوئے اسے مسترد کر دیا۔ یہ درخواست مولوی محمد علی قصوری ایم اے (کینٹب) نے دائر کی تھی۔ مولانا مودودی جنہیں ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مسٹر ذوالفقار مسٹر ... ڈپٹی کمشنر آئی۔ ڈی نے سیفٹی ایکٹ ۳ کے تحت گرفتار کیا تھا پہلے ایک ماہ کے لئے نظربند کئے گئے تھے ان کی نظربندی کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۱ کے تحت اپیل دائر کی گئی تھی جسے ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس فیصلہ استرداد کے خلاف فیڈرل کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی گئی۔ جسے آج فیڈرل کورٹ کے فل بنچ نے مسترد کر دیا۔

## ڈان کو قومی تحویل میں لانے کی کوشش

کراچی ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چودھری خلیق الزمان صدر کل پاکستان مسلم لیگ روزنامہ ڈان پر قبضہ کرنے کے لئے بہت جلد پاکستان فیڈرل کورٹ میں مقدمہ چلانے والے ہیں۔ کیونکہ اخبار مذکور قومی ملکیت ہے اور اس پر مسلم لیگ کے علاوہ کسی دوسرے کا حق نہیں۔ چودھری خلیق الزمان سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں کا کہنا ہے کہ قائد اعظم صدر مسلم لیگ کی حیثیت سے ڈان ٹرسٹ کو وصیت میں دیا تھا۔ اور اب قائد اعظم کے انتقال کے بعد صدر لیگ ہی کو اس کا متولی ہونا چاہیئے کیونکہ وہی دراصل قومی جماعت کے صدر کی حیثیت سے قائد اعظم کے جانشین ہیں۔

## افغانستان کی سرحد پر شدید بد امنی

بنوں ۲۴ مئی۔ وزیرستان اور گرد و نواح سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ افغانستان کی سرحد پر حکومت کابل کے خلاف نفرت و حقارت کی لہر دوڑ گئی ہے اور قبائلی سردار ابراہیم کی گرفتاری کے بعد قبائلی علاقہ کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ دریں اثنا افغانستان میں حکومت سے نالاں عناصر کی مزید گرفتاریوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ افغان پولیس کے سابق حاکم اعلیٰ خواجہ نادر اور وزارت دفاع کے اعلیٰ افسر سید جعفر آغا بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اب تک مجموعی طور پر ساٹھ کے قریب اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان کا جرم آزاد حکومت کے خلاف ... بتایا جاتا ہے۔

## نظام پر قاتلانہ حملہ کرنے والا

حیدرآباد دکن ۲۴ مئی۔ آج حیدرآباد کے سٹی مجسٹریٹ نے ایک مقامی وکیل بی۔ جی کیبکر کو رہا کر دیا۔ ان پر ۲۶ جنوری کو نظام کی کار پر دستی بم پھینکنے کا الزام تھا۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ استغاثہ یہ ثابت نہیں کر سکا کہ ملزم کی تحویل میں کوئی دستی بم تھا۔

## بیس سالہ امن کیلئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری کی نئی تجویز

لنڈن ۲۴ مئی۔ آج اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوی لی برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور وزیر خارجہ ارنسٹ بیون سے مذاکرات کے لئے لنڈن پہنچ گئے۔

مسٹر لی نے کہا میں ماسکو میں مارشل سٹالن اور دوسرے روسی لیڈروں سے مذاکرات کے بارے میں کوئی بیان نہیں دوں گا۔

خطہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ سر اوون ڈکسن نیویارک سے کل لنڈن پہنچ گئے تھے۔ توقع ہے کہ سیکرٹری جنرل مسٹر لی آج سر اوون ڈکسن سے بھی ملاقات کریں گے اور کل نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔

مسٹر لی نے ماسکو میں کیا کچھ بات چیت کی یہ ابھی تک راز سربستہ ہے تاہم خیال ہے کہ انہوں نے مارشل سٹالن اور دوسرے روسی لیڈروں سے اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی، بین الاقوامی حالات اور اقوام متحدہ کے متعلق روس کے رویے پر بات چیت کی۔

پیرس میں پہلے اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ مسٹر لی نے بیس سالہ امن کے لئے دس نکات پر مشتمل ایک تجویز نامہ فرانسیسی وزیر خارجہ ایم شومان کو پیش کر دیا ہے۔ آج فرانسیسی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس کی تردید کی ہے۔ اس تردید کے باوجود بھی پیرس کے سیاسی حلقے کہہ رہے ہیں کہ مغربی حکومتیں کسی تجویز صلح و امن پر غور کر رہی ہیں جو مسٹر لی ماسکو سے لائے ہیں۔ ایم شومان کے اس تبصرے نے اس خیال کو ایک گونہ تقویت ہی دی ہے کہ صورت حالات میں غیر متوقع بہتری پیدا ہو گی۔

مسٹر لی کل صبح فرانسیسی دفتر خارجہ کے دو اعلیٰ حکام سے مصروف گفتگو رہے۔ ابھی یہ نہیں پتہ چلا کہ یہ گفتگو کس بارے میں ہوتی رہی۔

## حفاظتی کونسل کا اجلاس لندن میں کرنے کی تجویز

لندن ۲۴ مئی۔ یہاں کہا جا رہا ہے کہ مسٹر ٹریگوی لی کے منصوبہ امن کا فوری مقصد یہ ہے کہ عنقریب لندن میں حفاظتی کونسل کا اجلاس طلب کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ کا تعطل ختم ہو سکے اور وہ اعصابی جنگ روکی جا سکے۔ جس نے ان کی رائے میں روس اور مغرب کے درمیان گولیوں کی جنگ کا اندیشہ پیدا کر دیا ہے۔ اس منصوبہ کے ماتحت حفاظتی کونسل کے ممالک کے وزراء جن میں روس بھی شامل ہے۔ اکٹھے ہوں گے۔ اور پھر تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد برابر ملتے رہیں گے۔ مارشل سٹالن کی طرف سے آپ اس منصوبہ کا جواب دے کر مسٹر لی لندن میں کل مسٹر اٹیلی اور مسٹر بیون سے ملے۔ لیکن اس منصوبہ کی کامیابی اقوام متحدہ میں چینی نمائندگی کے متنازع مسئلہ کے خاطر خواہ حل پر منحصر ہے۔

اس مسئلہ پر برطانوی رائے اچھی طرح معلوم ہے۔ برطانیہ نے جنوری میں اس روسی تجویز پر ووٹ دینے سے گریز کیا کہ نیشنلسٹ چین کو حفاظتی کونسل سے خارج کر دیا جائے اور تجویز اس طرح نامنظور ہو گئی۔ کہ تین ووٹ موافق اور چھ مخالف پڑے۔ دو نے ووٹ نہیں دیا۔ (اسٹار)

## برما کو تین طرف سے گوریلا حملہ کا خطرہ

لندن ۲۴ مئی۔ پروگرام اور ٹونگو کے اہم مقامات پر برمی حکومت کا دوبارہ قبضہ ہو جانے سے وہاں سے بھاگی ہوئی باغی فوجیں ایراودی کے درمیانی پہاڑوں میں چلی گئی ہیں اور اب جنوبی برما کے شہروں سڑکوں اور ریلوے کو۔ شانی گوریلا دستوں کے حملہ کا جو اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی ایک شاخ یہ بھی ہیں۔ یہ میگویوما کے جنگل سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں میں پروم اور ٹونگو سے بھاگے ہوئے باغی پناہ گزین ہیں اور وہاں ایسے مستقر موجود ہیں جہاں سے سٹینگ اور ایراودی کی وادیوں کے شہر اور رسل و رسائل پر حملہ کرنا ممکن ہے۔ علاوہ ازیں پروم کے کچھ باغی ایراودی کو پار کر کے مغرب کی جانب چلے گئے ہیں۔ جہاں ان کی وجہ سے دریا اور سڑک کے راستے خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ سٹینگ کے مشرق کی پہاڑیوں میں کارن موجود ہیں جو مانڈلے سے ملانے والی سڑکوں اور ریلوے لائینوں پر حملہ کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

## برطانیہ کو پاکستان کی برآمد میں اضافہ

لنڈن ۲۴ مئی۔ بورڈ آف ٹریڈ کے شائع شدہ ماہوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ نے اس سال کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان سے ۸،۲۹،۵۱۱ پاؤنڈ کا سامان خریدا جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں دوگنی رقم ہے اسی سہ ماہی میں پاکستان کو برطانیہ کی برآمد ۳۰،۷۴،۶۳،۸۱ پاؤنڈ کی ہوئی ہے۔ جو گذشتہ سال سے ۱۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کم ہے۔

برطانیہ کو پاکستان کی برآمدی اشیاء میں سب سے زیادہ اضافہ ٹسن اور چاول میں ہوا ہے۔ اس سال کے پہلے چار مہینوں میں برطانیہ نے ۱۰،۶۷،۰۷۰ پاؤنڈ کا ٹسن خریدا۔ گذشتہ سال اسی مدت میں اس نے ۱۱،۲۹،۰۰۰ پاؤنڈ کا ٹسن خریدا تھا اور اس سے پہلے سال ۹۱۵،۰۰۰ پاؤنڈ کا۔ اس سال ان ہی چار مہینوں میں ۳۲،۲۵،۰۹۹ پاؤنڈ کی چاول خرید کی گئی گذشتہ سال اسی مدت میں ۷،۶۵،۰۰۰ پاؤنڈ کی اور اس سے پہلے سال ۱۲،۵۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی چاول خریدی گئی تھی۔ پاکستان سے برطانیہ کو خام روئی کی برآمد میں بڑی کمی معلوم ہوتی ہے۔ اس سال ۶،۵،۱۹۲۶ پاؤنڈ کی روئی برآمد ہوئی ہے۔ گذشتہ سال ۲۳،۲۲،۰۰۰ پاؤنڈ کی اور اس سے پہلے سال ۱۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی روئی برآمد ہوئی تھی۔ اون میں ۱۰،۰۰۰ پاؤنڈ کا اضافہ ہوا ہے اس سال کے چار مہینوں میں ۹،۷۵،۵۷۵ پاؤنڈ کا اون برآمد ہوا ہے۔ (اسٹار)

## برما پارلیمنٹ میں ضمنی انتخاب

رنگون ۲۴ مئی۔ یونین پارلیمنٹ میں ۴۲ نشستوں کے خالی ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی نمائندگی کرنے والے ارکان بعض وجوہ کی بناء پر پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ ملک کی عام حالت میں تدریجی اصلاح کی وجہ سے حکومت اب ان نشستوں کے لئے ضمنی انتخاب کا انتظام کر رہی ہے۔ (اسٹار)